



سوال

رہن / گروی مکان کا حساس مسئلہ

جواب

مکان گروی رکھنے کا عدم جواز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ باہمی رضامندی سے گروی مکان دیا، وہاں گروی پیسے لیے! گروی مکان استعمال کیا، وہاں گروی پیسے استعمال ہوئے! گروی مکان واپس دیا، وہاں گروی پیسے واپس دیے! تو آخر یہ سود کیسے ہوا؟! الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد! کسی سے کوئی چیز خریدنے یا قرضہ لینے پر بطور ضمانت کوئی چیز حقدار کے پاس رکھنے کو گروی کہا جاتا ہے۔ جب قیمت یا قرض ادا کر دوں گا تو میری چیز مجھے واپس مل جائے گی۔ جائز مقصد کے لیے کوئی چیز گروی رکھنے میں کوئی خرابی یا قباحت نہیں لیکن گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا ناجائز اور حرام ہے، کیونکہ قرضے یا ادھار قیمت کے عوض کوئی بھی فائدہ اٹھانا سود ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ”تو ایسی سر زمین (عراق) میں رہتا ہے جہاں سود کی وباء عام ہے، لہذا اگر تیرا کسی شخص کے ذمے کوئی حق ہے تو اس سے توڑی یا چارے کا گھٹا یا بھو وغیرہ بطور ہدیہ قبول نہ کرنا کیونکہ یہ سود ہے۔“ (بخاری، المناقب: ۳۸۱۲) اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ قرض کے عوض کوئی بھی فائدہ اٹھانا سود ہے۔ ہاں گروی رکھی ہوئی چیز پر خرچ کرنا پڑتا ہو تو خرچ کے عوض تھوڑا بہت فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ مثلاً کسی نے حقدار کے پاس بطور ضمانت کوئی جانور وغیرہ گروی رکھا ہو تو اسے گھاس یا چارہ ڈال کر اس پر سواری کی جاسکتی ہے یا اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: ”سواری کا جانور اگر گروی ہے تو بقدر خرچ اس پر سواری کی جاسکتی ہے اور اگر دودھ والا جانور گروی ہے تو خرچ کے عوض اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے، سوار ہونے والے اور دوڑھینے والے کے ذمے اس کا خرچہ ہے۔“ (بخاری، الرحمن: ۲۵۱۲) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”اگر کسی کے پاس گروی شدہ بھری ہے تو چارے کی قیمت کے مطابق اس کا دودھ پینے میں کوئی حرج نہیں، قیمت سے زیادہ دودھ حاصل کرنا سود ہے۔“ (فتح الباری ص ۸۷ ج ۵) مرحونہ زمین کی صورت میں اگر مرتھن ٹھیکے پر دے تو ٹھیکے کی رقم راہن کے قرضہ سے منہا کر دی جائے۔ اگر مرتھن خود کاشت کرے تو پیداوار تقسیم کر کے مالک کے حصہ کے مطابق اس کا قرضہ کم کر دے۔ صورت مسئولہ میں کسی نے قرضہ کے بدلے اپنا مکان گروی رکھا ہے اگر قرضہ اس میں رہائش رکھنا چاہتا ہے تو اس کا کرایہ طے کیا جائے اور اس کرایے کی رقم کو قرضے سے کم کرتا رہے، اگر کرایہ کی رقم کو قرض سے منہا نہیں کرتا تو یہ صریح سود ہے۔ ہمارا رجحان یہ ہے کہ ایسی چیز گروی رکھی جائے جس پر خرچ کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ جیسے زیورات وغیرہ تاکہ وہ اس سے فائدہ نہ اٹھاسکے۔ گروی چیز کی حیثیت ایک امانت کی سی ہے، جب ادھار یا قرض چکا دیا جائے تو وہ چیز مالک کو اصل حالت میں واپس کر دی جائے گی۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث